

مطبوعات

قادیانیت | از: مولانا ابوالحسن علی ندوی - ضخامت ۳۶۸ صفحات (بڑا سائز) مجلد، مطالعہ و جائزہ | رنگین گردپوش، چکنا سفید کاغذ، روشن کتابت - دیدہ زیب طباعت، قیمت چار روپے - ناشر: مکتبہ دینیات ۱۳۴ - شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

مولانا ابوالحسن علی ندوی دنیائے اسلام میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اُن کی گہری مذہبیت، اُن کے اخلاص، اُن کے تجربہ علمی، اُن کے عمل کی مداومت اور عربی اور اردو کے دلائل و اسلوب نگارش نے ہر اس شخص سے خراج عقیدت حاصل کیا ہے جو دین کا کچھ بھی درد رکھتا ہو۔

زیر تبصرہ کتاب اُن کی تازہ تصنیف ہے جس میں انہوں نے قادیانی مسئلہ کا بڑے سنجیدہ انداز میں جائزہ لیا ہے۔ گزشتہ سال یہ کتاب عربی میں "القاء دینی والقاء دینیہ" کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ اب اسے فاضل مصنف نے یہاں کی ضروریات کے پیش نظر اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ بعض مفید اور قابل قدر اضافوں نے اس ترجمہ میں ایک مستقل تصنیف کی شان پیدا کر دی ہے۔

تبصرہ نگار کے نزدیک قادیانی مذہب کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک ذہنی شیخون تھا جو نیند کے ماتے مسلمانوں پر انگریز کی شد سے مارا گیا۔ ملتِ اسلامیہ کے لیے یہ ایک ایسا دُرناک حزنہ، ایک ایسی المناک ٹریجڈی اور ایک ایسی وحشتناک تحریک ہے جس کے اثرات کو دیکھ کر مسلمان تو کیا غیر مسلموں کی بھی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔

دنیا میں جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے انہوں نے مخلوقِ خدا کو بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کی بندگی میں داخل کیا، دنیا کی تنگی سے نجات دیکر وسعت و کشائش

کی راہیں دکھائیں ظلم و جور سے بچا کر انہیں عدل و انصاف کی فضا میں آباد کیا اور اس طرح انسانیت کی سطح کو بلند کرنے کی کوشش کی۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کے دعویٰ کے ساتھ خدا کے بندوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ انگریز کی بندگی اختیار کریں اور ظلم و جور کے اس طوق کو منہسی خوشی پہن لیں۔ یہ ہے اس تحریک کا منہبائے مقصود۔ اس کے علاوہ خدا کے پاکیزہ بندوں نے اپنے افکار و نظریات سے ہمیشہ اس بات کو ثابت کیا کہ علم کوئی گورکھ و حندا نہیں کہ جس سے لوگوں کو دھوکے دیئے جائیں بلکہ وہ ایک روشنی ہے جس سے آدمی دوسروں کو راہ دکھا سکتا ہے لیکن آپ مرزا صاحب کی ساری تحریریں اور تقریریں پڑھ جائیے، آپ کو معلوم ہوگا کہ زندگی ابن الوقتی اور بے اصولے پن کا دوسرا نام ہے اور علم بھول بھدیاں ہیں جن میں ایک انسان کو بڑی آسانی کے ساتھ بھانسا جاسکتا ہے۔ مرزا صاحب نے اس علم کے خلاف جو انگریز کے آنے کے بعد نئے انداز کی جہالت اور اُس تہذیب کے خلاف جو نئی قسم کی وحشت اور اُس ترقی کے خلاف جس کی روشنی میں جہنم کی آنچوں کا اثر تھا کوئی منظم کوشش نہ کی بلکہ لوگوں کے دماغوں کو اپنے گمراہ کن خیالات سے اس قدر الجھا دیا کہ ان کے اندہ حق و باطل کی کوئی تمیز بھی باقی نہ رہی اور ان میں سے بہت سے لوگوں نے تنگ آکر دین کو ہی خیرباد کہہ دیا۔

مولانا ابوالحسن نے بڑی دیدہ مدی سے مرزا صاحب کے سیرت و کردار، ان کے مقاصد اور ان کے طرز استدلال کا جائزہ لیا ہے۔

سب سے پہلے مرحلے پر ہی دیکھیے کہ وہ کس غلطی کے ساتھ براہین احمدیہ کی ۵ حلیہیں لکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن جب کام مکمل نہیں ہوا تو یہ مضحکہ خیز دلیل پیش کر کے لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

”پہلے پچاس سہتے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور

چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لیے پانچ حصوں میں وہ وعدہ پورا ہو گیا (دیا چہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۷۷)

مرزا صاحب کی تاویلات کی فہرست بڑی لمبی ہے لیکن یہاں ہم صرف اس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں :

مرزا صاحب کے مخالفین نے ان پر اعتراض کیا کہ نزول مسیح کی جن احادیث سے وہ استدلال کرتے ہیں اور ان پر اپنی دعوت و دعویٰ کی بنیاد رکھتے ہیں ان میں یہ بھی تو آتا ہے کہ جس وقت حضرت مسیح نزول فرمائیں گے ان پڑ زرد چادریں ہوں گی۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب فرماتے ہیں :

”میں ایکوائٹ المرضی آدمی ہوں اور وہ دوزرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دوزرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الہی کی رو سے دو بیماریاں ہیں سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سرور و اور و مدد و سرور کی خواب اور تشنگی دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بے اوقات سو سو دفعہ رات کو یادن کو مٹیاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پٹیاب سے جس قدر عوارض صنف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال ہیں۔“

قیاس کن زنگستان من بہار مرا

فرا انگیز پرستی ملاحظہ ہو :

”میری عمر کا اکثر حصہ اس مہذب انگیزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے مختلف جہاد اور انگیزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام

ممالک عرب، مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے غیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خواب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ (تریاق القلوب ص ۱۵)

مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے نکاح کے لیے جس قسم کے پاڑے پیچے اور مختلف موقعوں پر جو شرمناک کھیل کھیلا وہ ایک عام انسان کی سطح سے بھی بہت پست چیز ہے۔ انہوں نے اس نکاح کو اپنے سچا اور جھوٹا ہونے کا خود ہی معیار بنایا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیے کہ جس چیز کو انہوں نے حق و باطل کا مدار ٹھہرایا تھا اُسی کے مطابق اُس ذات نے انہیں جھوٹا ثابت کیا۔ مرزا صاحب کے نکاح کا خواب خواب ہی رہا، شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔

کتاب کے آخر میں فاضل مصنف نے یہ فکر انگیز بحث اٹھائی ہے کہ کیا قادیانیت ایک فرقہ ہے یا ایک مستقل مذہب۔ اُن کا تجزیہ بالکل صحیح اور درست ہے اور ہمارے نزدیک یہی اصل میں کتاب کی جان ہے۔ اسی موضوع پر بحث کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں :

”وہ قادیانیت، قلب و دماغ اور فکر و اعتقاد کا ایک نیا مرکز قائم کرتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو اس کو ایک فرقہ اور فتنی یا کلامی و ستان یا مکتب خیال سے زیادہ ایک مستقل مذہب اور نظام زندگی کی شکل عطا کرتی ہے۔ . . . جو افراد خلوص اور جوش کے ساتھ اس تحریک و دعوت کو قبول کرتے ہیں اور اس کے دائرہ میں آجاتے ہیں، ان کے فکر و اعتقاد کا مرکز بدل جاتا ہے۔ . . . انفرادیت اور تقابل کا یہ رجحان قادیانیت کے اندر شروع ہی سے کام کر رہا ہے اور وہ اب بطور بد بختی کے اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ قادیانی اسباب بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ اسلامی شعائر و مقدسات کے ساتھ قادیانی شعائر اور مقدسات کا مقابلہ کرتے ہیں اور اُن کا ہم پلہ اور مساوی قرار دیتے ہیں صحابہ کرامؓ کو اسلام کے دینی نظام میں جو مرکز و مقام حاصل ہے وہ ظاہر ہے لیکن قادیانی

اصحاب مرزا صاحب کے زقا اور ہم نشینوں کو صحابہ رسول ہی کا مدح دیتے ہیں۔

۱۴۴-۱۴۵

مولانا نے فصل سوم میں قادیانیت کی لاہوری شاخ کا بھی جائزہ لیا ہے اور محمد علی لاہوری کے تفسیری کارناموں کی قلمی کھولی ہے۔ انہوں نے نہایت واضح مثالوں کے ذریعہ یہ ثابت کیا ہے کہ یہ تفسیر تفسیر نہیں بلکہ قرآن مجید کی تحریف معنوی اور تلعب بالقرآن ہے جس سے الحاد و طعن و زندقہ کے دوازے کھلتے ہیں۔

کتاب کے بالکل آخر میں انہوں نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ امت مسلمہ دورِ جدید میں ایک ایسے رہنما کی محتاج ہے جو عالمِ اسلامی میں رُوحِ جہاد اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر دے۔ جو اپنی ایمانی قوت اور دماغی صلاحیت سے دین میں ادنیٰ تحریف و ترمیم قبول کیے بغیر اسلام کے ابدی پیغام اور عصرِ حاضر کی بے چین رُوح کے درمیان مصالحت و رفاقت پیدا کر سکے اور شوخ و پرچوش مغرب سے آنکھیں ملا سکے۔

دوسری طرف وہ عالمِ اسلام میں پھیلی ہوئی مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی بھی جدوجہد کرے۔

یہ ہیں اس وقت امتِ مسلمہ کے تقاضے۔ فاضل مصنف کے اس معیار کے مطابق جو بالکل درست ہے، جب ہم مرزا صاحب کی خدمت دینی و ملی کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں سخت مایوسی ہوتی ہے۔ انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے فرنگی کی خدمت کرنے اور مسلمانوں سے لڑنے جھگڑنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کیا۔

انبیاء علیہم السلام تشریف لائے تو انہوں نے لوگوں کے فکر میں سلجھاؤ و طبیعت میں سلاخ مزاج میں اعتدال، سیرت میں مضبوطی اور اخلاق میں پاکیزگی پیدا کی۔ پھر انہوں نے اجتماعی حیثیت سے بھی ایک ایسے نظام کی داغ بیل ڈالی جس کی معاشرت میں حسنِ سلوک، تہذیب میں نسیبیت، تمدن میں توازن، معیشت میں عدل و مساوات ہو۔ لیکن جب مرزا صاحب تشریف لائے تو انہوں نے

لوگوں کے ذہن میں المجاہد، طبیعت میں جوش اور اشتعال، سیرت میں بے اصولاپن اور اخلاق میں ابنِ اوقی پیدا کرنے کے سامان مہیا کیے اور اجتماعی حیثیت سے ایک ایسا نظام قائم کر گئے جو ہر قسم کے جوڑ جھاڑ، صرف برعاشت کرتا ہے بلکہ اس کی تائید و حمایت بھی کرتا ہے۔ اور اس نظام کی سربراہی کا منصب جس شخص کو حاصل ہو جائے اُسے ایک ایسی حیثیت مل جاتی ہے جس کے سامنے اختلاف دم بخود ہو، جس کے رد و تنقید ہر بلب رہے اور آزادی جس کے حضور میں سینے پر ہاتھ باندھ کر وقت گزار دے۔

دین کی باتیں | تالیف مولانا محمد عبدالحی صاحب - شائع کردہ مکتبہ الحسنات - رامپور (بھارت) - قیمت ایک روپیہ پچترنٹے پیسے (۱۲) صفحات ۲۵۳۔

کتاب کے تعارف میں نااضل مصنف فرماتے ہیں ”عرصے سے اس ضرورت کا احساس کیا جا رہا تھا کہ جن لوگوں کے لیے مشکل عبارتوں اور علمی بحثوں کو سمجھنا دشوار ہے ان کے لیے کوئی ایسی کتاب تیار کی جائے جو آسان زبان اور سادہ انداز میں دین کا اجمالی تعارف کرا سکے اور جس کے پڑھنے کے بعد ایک عام آدمی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسلام کے بنیادی عقائد اور اعمال کیا ہیں، زندگی کے مختلف گوشوں میں اسلام کیا رہنمائی کرتا ہے اور ایمان اور اسلام کے وہ تقاضے کیا ہیں جنہیں پورا کرنا ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے“

ہم نے اس کتاب کو اول تا آخر پڑھا ہے اور ہم مولانا محمد عبدالحی صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس مقصد میں بہت کامیاب ہیں۔ کتاب کی زبان نہایت سادہ اور انداز بیان بڑا دلکش ہے اور اس کے مطالعہ کے بعد ایک شخص دین کے تقاضوں سے باسانی واقف ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں یہ کتاب اسلامی پبلیکیشنز لمیٹڈ شہ عالم مارکیٹ لاہور سے مل سکتی ہے۔

دین کی خدمت یعنی تالیف مولانا ابو سلیم محمد عبدالحی صاحب - شائع کردہ : مکتبہ مسلمان مردوں کی ذمہ داری | الحسنات رام پور (بھارت) قیمت فی جلد ایک روپیہ۔